بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴

رجسٹرڈ نمبر ۵۱۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَعَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳ | ۲۵ ذیقعدہ ۱۳۸۸ھ | ۱۳ تبلیغ ۱۳۴۸ ہش | ۱۳ فروری ۶۹ء | نمبر ۳۸

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جن عبادات میں اخلاص نہ ہو وہ کسی وقعت اور قدر کے لائق نہیں

عبادات اسی وقت بابرکت ہوتی ہیں جب دل اور زبان میں پوری صلح ہو

"حضرت سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ بڑے مخلص اور شان کے لائق تھے۔ کیا ان کے عہد میں لوگ نماز روزہ نہ کرتے تھے۔ پھر ان کو سب پر سبقت اور فضیلت کیوں ہے؟ اس لئے کہ دوسروں میں وہ بات نہ تھی جو ان میں تھی۔ یہ ایک رُوح ہوتی ہے جب پیدا ہوتی ہے۔ تو ایسے شخص کو اللہ تعالےٰ اپنے برگزیدوں میں شامل کر لیتا ہے۔ لیکن وہ ملعونی زندگی خدا تعالےٰ کو منظور نہیں جو نماز اور روزہ کی حالت اور صورت میں ریاکاری اور تصنع سے آدمی بنا لیتا ہے۔ ایسے لوگوں میں زبان کی چالاکیاں اور منطق بڑھ جاتا ہے۔ خدا تعالےٰ کو لاف وگزاف پسند نہیں۔ وہ ناراض ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کے نزدیک وہ نماز، روزہ، اور زکوٰۃ وصدقات کسی وقعت اور قدر کے لائق نہیں جن میں خلوص نہ ہو بلکہ وہ لعنت ہیں۔ یہ اسی وقت بابرکت ہوتے ہیں جب دل اور زبان میں پوری صلح ہو۔

خوب یاد رکھو کہ اللہ تعالےٰ کو کوئی دھوکا نہیں دے سکتا۔ وہ دل کے نہاں در نہاں اسرار سے واقف ہے۔ انسان جو محدود العلم ہے اور جس کی نظر وسیع نہیں ہے دھوکا کھا سکتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۸۴ تا صفحہ ۳۸۶)

اخبار احمدیہ

43

— ربوہ ۱۲ تبلیغ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ "خفیف سا ضعف ہے ویسے عام طبیعت اچھی ہے۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت وسلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں"۔

— ربوہ ۱۲ تبلیغ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت وعافیت سے رکھے اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے۔ آمین

— ربوہ ۱۲ تبلیغ۔ حضرت سیدہ اُم مظفر احمد صاحبہ مدظلہا کی صحت اللہ تعالےٰ کے فضل سے پہلے سے بہتر ہے۔ البتہ کل شام اور پھر رات کو کسی قدر بے چینی رہی۔ آج صبح طبیعت بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے۔ احباب حضرت سیدہ مدظلہا کی صحت کاملہ اور درازیٔ عمر کے لئے بالتزام دعائیں کرتے رہیں۔

— لاہور ۱۱ تبلیغ۔ عزیز جعفر احمد خان سلمہ ابن محترم نواب زادہ عباس احمد خان صاحب کی حالت پہلے کی نسبت تو بہتر ہے۔ لیکن قوت گویائی ابھی تک بحال نہیں ہوئی ہے۔ احباب صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

ضروری اطلاع

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۱۵ فروری تا ۲۸ فروری کے عرصہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سے ملاقاتیں بند رہیں گی۔ اتوار اور جمعرات کے روز بھی ملاقاتیں نہیں ہونگی۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

جلسہ پیشگوئی مصلح موعود

۲۰ تبلیغ (فروری) کو تمام جماعتیں جہاں جہاں بھی ملکی قوانین اور حالات اجازت دیں پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق جلسے کریں۔ جن میں پیشگوئی کے پس منظر، غرض وغائت، اصل الہامی الفاظ اور ان کے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی ذات پر انطباق اور دیگر متعلقہ موضوعات پر تقریریں کی جائیں یا مقالے پڑھے جائیں۔ شہری جماعتیں کسی اور مناسب دن مثلاً اتوار کو بھی یہ جلسہ کر سکتی ہیں۔ سیکرٹریان اصلاح وارشاد جلسوں کی رپورٹ نظارت اصلاح وارشاد میں بھجوائیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

مسعود احمد پبلشر نے فیض الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۳ تبلیغ ۱۳۴۸ ہش

منکرانِ خدا اور الٰہی ہدایت

(۴)

کیا صاحب موصوف سائنسدانوں کے اس چیلنج کو قبول کر سکتے ہیں اور جس طرح اوپر ذکر ہوا ہے اللہ تعالےٰ کی ہستی کا ایسا ناقابلِ انکار ثبوت دے سکتے ہیں؟ پھر کیا وہ ناقابلِ انکار دلائل سے ثابت کر سکتے ہیں کہ اگر ایسی ہستی موجود ہے بھی تو وہ بشر سے کلام بھی کرتی ہے اور ہدایت بھی دیتی ہے؟

یقین ہے کہ صاحب موصوف کے پاس اس چیلنج کا کوئی جواب نہیں ہے۔ کیونکہ خود اس کا اپنا ایمان اس حق الیقین کے درجہ پر نہیں ہے۔ جو مثلاً سیب کو چکھ کر سیب کی مٹھاس پر پیدا ہوتا ہے۔ کیونکہ نہ اس کو اس کا ذاتی تجربہ ہے۔ اور نہ وہ آج کسی ایسے انسان کو جانتا ہے جس کو ایسا ذاتی تجربہ ہو۔ اور نشانوں کو دیکھ کر اس نے اس کو راستی پر تسلیم کر لیا ہو۔

ایسے شخص کو ایک سائنسدان یہی کہہ سکتا ہے کہ

اے طبیب پہلے آپ اپنا علاج کر

برخلاف اس کے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صرف یہ نہیں فرمایا کہ خدائی ہدایت ایک حقیقت ہے بلکہ اس حقیقت کو اپنے ذاتی تجربہ اور مشاہدہ سے تسلیم کیا ہے۔ اور یہ ادعا کیا ہے کہ ہر انسان اپنے ذاتی تجربہ اور مشاہدہ سے اس حقیقت پر شہادت قائم کر سکتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا

یہ چیلنج صرف مغربی دہریوں کی طرف سے نہیں ہے۔ بلکہ جیسا کہ صاحب موصوف نے فرمایا ہے

"ابھی تک مسلمانوں میں اس طرح کے لوگ پیدا ہو رہے ہیں جو مغربی نظر سے دیکھ رہے ہیں۔"

اور اسلام میں ترمیمات کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مگر صاحب موصوف یہ کہنے میں کس قدر غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ

"اب ہمارے اندر ایسے محققین خدا کے فضل سے موجود ہیں جو اس طرح کی ہر کج فہمی اور اٹھنے والی ترمیمی تحریک کا استیصال کرنے اور مسلمانوں کو غلط فہمیوں سے بچانے میں کامیاب ہو رہے ہیں۔" (منہ)

یہ درست ہے کہ ایسے مغرب زدہ لوگوں کے خلاف عام مسلمان بھی احتجاج کرتے ہیں لیکن یہ احتجاج محض رسمی ایمان کی وجہ سے ہوتا ہے نہ کہ اس ایمان کی وجہ سے جو ایمان کے مالہ وماعلیہ کو سمجھنے کے بغیر حاصل نہیں ہوتا۔ حقیقت یہ ہے کہ مغرب زدہ لوگوں کے ایمان اور ان لوگوں کے ایمان میں صرف یہ فرق ہے کہ آخر الذکر کا ایمان محض رسمی ہے۔ چونکہ باپ دادا سے اسلام چلا آیا ہے اس لئے ان کے نزدیک یہی دین حق پر ہے۔ اور اس کے خلاف یا اس میں ترمیم کو وہ محض عادتاً ناگوار محسوس کرتے ہیں۔ اول الذکر لوگوں کے فہم پر اگر سائنسی علوم کے پردے پڑے ہوتے ہیں۔ تو آخر الذکر لوگوں کے فہم پر رسم وعادات چڑھے ہوتے ہیں۔ (باقی)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ
اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

طہارت و پاکیزگی ایمان کا ایک حصہ ہے

عَنْ اَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ (مسلم کتاب الطہارۃ)

ترجمہ۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طہارت پاکیزگی اور صاف ستھرا رہنا بھی ایمان کا ایک حصہ ہے۔

متفرق

جھگڑا ہے یہ نسیمِ بہاراں چلی نہیں
بغضِ معاویہ کوئی حبِّ علیؓ نہیں
مجنوں گریباں چاک اگر ہے تو کیا تجھے
لیلیٰ! یہ دشت ہے یہ تمہاری گلی نہیں

جو لمحے کٹ گئے ذکرِ خدا میں
وہ قطرے بن گئے آبِ بقا میں
نمک ساں گھل رہا ہے آپ دجّال
اثر کیا ہے مسیحا کی دعا میں؟

بھلایا دوستوں نے اقربا نے
مجھے اپنا لیا میرے خدا نے
سکندر کو بنایا لقمۂ موت
خضر کے چشمۂ آبِ بقا نے

دماغوں میں سویرا ہو گیا ہے
دلوں میں گھپ اندھیرا ہو گیا ہے
فلک جب سے پھرا ہے مجھ سے تنویر
خدائے پاک میرا ہو گیا ہے

تنویر

دین کا درویش صفت خادمِ وفا شعار

محترم حافظ شفیق احمد صاحب مرحوم کا ذکرِ خیر

مسعود احمد خاں دہلوی

وہ کھال مست و درویش صفت، وہ نیک خُو و قناعت شعار، وہ خوش خُلق و ملنسار، وہ بلا امتیاز سب کا مونس و غمخوار، وہ دیندار و دین کا خدمت گزار، وہ بہن بھائیوں پہ جان چھڑکنے میں سراپا ایثار، وہ دوستوں کا دوست اور یارِ وفا شعار جس کا سینہ کلام اللہ کا امین تھا اور جس کی خوش الحانی تمام تر تلاوتِ قرآنِ پاک کے لئے وقف تھی، عمر بھر لوگوں کو قرآن پڑھانے اور سُنانے کے بعد بالآخر فُزْتُ بِرَبِّ الْکَعْبَۃِ کا نعرہ لگاتا ہُوا جنّت کے خوش نصیب مکینوں میں جا شامل ہُوا ـــــ یہ تھے ہم سب کے جانے پہچانے اور ہر روز نظر آنے اور ملنے ملانے والے محترم حافظ شفیق احمد صاحب معلم حافظ کلاس جامعہ احمدیہ جنہوں نے ۳۱ جنوری اور یکم فروری ۱۹۶۹ء کی درمیانی شب ۵۷ سال کی عمر میں وفات پائی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

محترم حافظ صاحب مرحوم جن کی خوش الحان تلاوتِ قرآن سُنکر جسم کے ذرّہ ذرّہ میں کیف و سرور کی لہر دوڑ جاتی اور رُوح پر وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی تھی بعض ایسی خوبیوں کے مالک تھے کہ جنہیں بُھلایا نہیں جا سکتا۔ اُن کی اِن خوبیوں اور اوصاف کی وجہ سے قلب و ذہن میں انکی یاد ہمیشہ تازہ رہے گی۔ وہ اِس وقت بھی یاد آ رہے ہیں اور آئندہ بھی یاد آتے رہیں گے۔ طبیعت میں دِلآویز ملاطفت اور سادگی و سادہ دلی کُوٹ کُوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ بہت صابر و شاکر، کم گو، حلیم الطبع اور غایت درجہ دوسروں کے جذبات کا احترام کرنے والے تھے۔ عجب مرنجاں مرنج طبیعت پائی تھی، نہ کبھی کسی سے جھگڑتے اور نہ کسی جھگڑے میں دخل دیتے، وہ تو کسی سے خفا یا ناراض ہونا بھی نہ جانتے تھے۔ رشتہ داری اور دوستی کے تعلقات کو پوری یکرنگی اور وفاداری کے ساتھ نبھانا ان کی خاص صفت تھی۔ عین جوانی کے عالم میں قبولِ احمدیت کے بعد انہوں نے خدمتِ سلسلہ اور خدمتِ قرآن کو اپنا نصب العین بنایا اور پُورے اخلاص اور وفاداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے اِس راہ میں بحمد اللہ ایسے ثابت قدم رہے کہ تنگی اور تنگدستی کی قطعاً پرواہ نہ کی۔ پُوری بشاشت اور یکسوئی کے ساتھ خدمت بجا لانے میں مصروف رہے انہوں نے اپنی زندگی کو "جتنی چادر دیکھو اتنے پاؤں پھیلاؤ" کے اصول پر استوار کر رکھا تھا اور اِس میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہت کامیاب تھے۔

یُوں تو خاکسار محترم حافظ صاحب سے ۱۹۳۸ء سے جبکہ میرے پھوپھی زاد بھائی محترم چوہدری بدر سلطان صاحب اختر انسپکٹر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی شادی ان کی حقیقی بھانجی سے ہوئی واقف تھا لیکن انہیں قریب سے دیکھنے اور ان کے اوصافِ حمیدہ سے آگاہ ہونے کا موقع ۱۹۴۱ء میں ملا جب وہ رمضان المبارک میں نمازِ تراویح پڑھانے کی غرض سے دہلی تشریف لائے اور ایک ماہ ہمارے ہاں قیام فرما رہے۔ انہیں والد بزرگوار حضرت ماسٹر محمد حسن صاحب آسان دہلوی مرحوم نے مرکز سے درخواست کر کے دہلی بُلوایا تھا نمازِ تراویح کا انتظام بھی ہمارے ہی مکان پر تھا اِس لئے بیشتر وقت محترم حافظ صاحب مرحوم کی صُحبت میں ہی گزرتا تھا۔ وہ ان کی جوانی کا زمانہ تھا، اُس وقت قرآن بھی خوب یاد تھا، آواز میں سوز اور جذب بلا کا تھا، روزانہ نمازِ تراویح میں جب نہایت خوش الحانی سے قرآنِ مجید پڑھتے تو عجیب سماں بندھتا رُوح پر وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی۔ اِرد گرد کے غیر از جماعت دوست سُنتے تو وہ بھی عش عش کر اُٹھتے اور اکثر ہم سے ذکر کرتے کہ آپ کے حافظ صاحب بہت خوش الحانی سے قرآن پڑھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محترم حافظ صاحب مرحوم کو اِس قدر سیر چشم بنایا تھا اور بے نفسی کے وصف سے انہیں کچھ اس طرح مزیّن کیا تھا کہ کبھی کسی خواہش کا اظہار نہیں کرتے تھے۔ صبر و شکر سے وقت گزارنا اور ہر حال میں مگن رہنا ان کی فطرت کا ایک خاصہ تھا۔ ہمارے ہاں قیام کے دوران کبھی اپنی پسند کی کوئی چیز پکانے کی فرمائش نہ کی۔ جب بھی دریافت کیا یہی کہا گھر میں جو پکّے گا وہی کھاؤں گا میرے لئے کوئی خاص اہتمام نہ کریں۔ ہم نے حتی المقدور ان کے آرام و آسائش کا خیال رکھا لیکن انہوں نے اپنی زبان سے کبھی کسی چیز کا مطالبہ نہیں کیا۔

کم گو اور طبیعت کے حلیم اور سنجیدہ ہونے کے باوجود محترم حافظ صاحب مرحوم بہت خوش طبع اور زندہ دِل بھی واقع ہوئے تھے۔ چنانچہ گاہے گاہے مزاح کے انداز میں بھی گفتگو کر لیا کرتے تھے۔ باتوں میں کبھی بڑے پُر لطف فقرے چُست کر جاتے جس سے طبیعت بہت محظوظ ہوتی۔ جوانی کے زمانہ کی ایک خاص بات یہ تھی کہ کبھی موج میں ہوتے تو بہت اعتماد اور سنجیدگی کے ساتھ بعض بے معنی آوازیں معیّن الفاظ کی شکل میں زبان سے اِس طرح ادا کرتے تھے اور اس روانی سے ادا کرتے چلے جاتے تھے کہ بالکل یوں محسوس ہوتا تھا کہ کوئی غیر مُلکی زبان بول رہے ہیں۔ ہاتھوں اور آنکھوں کے برجستہ اشارے اس پر مستزاد ہوتے۔ کئی کئی منٹ تک کہیں اٹکے یا جھجکے بغیر مسلسل بولتے چلے جاتے۔ سُننے والوں کو قطعاً یہ احساس نہ ہوتا کہ یہ تصنع اور تکلف کے رنگ میں الفاظ نما بے معنی آوازیں نکال رہے ہیں۔ اکثر لوگ دھوکہ کھا جاتے اور بعد میں پوچھتے کہ یہ کس مُلک کی زبان ہے اور آپ نے کیا فرمایا ہے؟ اِس پر مسکرا دیتے اور کہتے یہ ایسی زبان ہے کہ اِسے مَیں خود بھی نہیں سمجھتا تمہیں سمجھاؤں خاک۔ یہ اَن جانی زبان جان پہچان والوں کے شدید اصرار پر شاذ کے طور پر ہی بولا کرتے تھے ورنہ ضرورت سے زیادہ ہنسنا بولنا ان کی عادت کے خلاف تھا۔ ان کا اصول تھا مختصر بات وہ بھی روبرو اور ہاتھوں ہاتھ۔

محترم حافظ صاحب مرحوم کی ایک بڑی خوبی جس سے مَیں بہت متأثر ہُوا یہ تھی کہ وہ اپنے عزیزوں، رشتہ داروں، دوستوں اور عام ملنے والوں کے روبرو اپنا جائز حق منوانے میں بھی اپنی بات پر اصرار نہ کرتے تھے۔ نہایت نرمی اور ملائمت سے اپنی بات کہہ کر خاموش ہو جاتے اور یہ امر مخاطب کی صوابدید پر چھوڑ دیتے کہ وہ چاہے تو قبول کر لے اور چاہے تو رد کر دے۔ اگر مخاطب اُنکی بات نہ مانتا تو بحث کر کے اسے قائل کرنے یا کسی اَور ذریعہ سے اُس پر دباؤ ڈالنے کی طرف ان کی طبیعت کبھی مائل نہ ہوتی۔ حتیٰ کہ اگر کوئی سخت سُست بھی کہتا تو درگزر سے کام لیتے اور حرفِ شکایت زبان پر نہ لاتے۔ ۱۹۶۴ء میں جب انہوں نے دفتر سے روپیہ قرض لے کر محلہ دار العلوم میں اپنا مکان تعمیر کرانے کا فیصلہ کیا تو رقم کی قلّت کے باعث ضرورت کے مطابق مکان تعمیر کرانے میں بہت دشواری پیش آئی۔ دو کمرے تعمیر کرانے کے بعد اتنی رقم نہ بچتی تھی کہ دس مرلہ کی پُوری چار دیواری تعمیر ہو سکتی۔ جن دوستوں کے قطعات ان کے قطعۂ زمین سے ملحق تھے انہوں نے ان دوستوں سے مل کر تجویز پیش کی کہ اگر وہ اپنے اپنے حصّہ کا نصف خرچ ادا کر دیں تو مشترکہ دیواریں بآسانی تعمیر ہو سکتی ہیں۔ کسی نے بھی اپنے حصّہ کی نصف رقم دینے پر آمادگی ظاہر نہ کی۔ اپنے حالات کے پیشِ نظر معذرت کرنے والوں میں ایک مَیں بھی تھا۔ مَیں دِل میں سخت شرمندہ تھا کہ حافظ صاحب کا ایک جائز مطالبہ مَیں پُورا نہ کر سکا۔ محترم حافظ صاحب نے ان دوستوں کے انکار پر قطعاً بُرا نہ مانا اور کسی قسم کا اصرار نہ کیا بلکہ کمروں کے گرد صرف اتنی جگہ ہی چار دیواری بنالی کہ جس سے پردہ اور کم سے کم صحن کی ضرورت پُوری ہو سکے۔ باقی زمین خالی چھوڑ دی۔ اِس کے بعد رفتہ رفتہ حسبِ گنجائش پُرانی اینٹیں خرید کر مکان کے بعض چھوٹے چھوٹے حصّے خود اپنے ہاتھ سے تعمیر کئے۔ قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ میرے انکار کے باوجود بعد میں بھی مجھ سے اُسی بشاشت اور خندہ پیشانی سے ملتے رہے اور کبھی اشارۃً بھی گلہ کے رنگ میں کوئی بات نہیں کی اور علیٰ ہذا دوسروں کے ساتھ بھی ان کا یہی سلوک قائم رہا۔

الغرض محترم حافظ صاحب مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے اِن سب خوبیوں کا تذکرہ اِس مختصر سے مضمون میں ممکن نہیں۔ قصّہ مختصر جس لحاظ سے بھی دیکھا جائے محترم حافظ صاحب نے اِس دُنیا میں بہت کامیاب زندگی گزاری۔ عین جوانی کے عالم میں جبکہ انکی عمر سترہ یا اٹھارہ سال تھی انہوں نے حق قبول کر کے اپنے سعید الفطرت ہونے پر مہرِ تصدیق ثبت کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے ؏

جس کی فطرت نیک ہے وہ آئے گا انجام کار

پھر انہوں نے خاندان اور برادری کی مخالفت اور دباؤ کا نہایت کامیابی سے مقابلہ کر کے اور اس راہ میں صبر و استقامت کا قابلِ قدر مظاہرہ کر کے حقیقی مومن ہونے کا ثبوت بہم پہنچایا۔ اس کے بعد انہوں نے اپنے آبائی پیشہ تجارت اور خود وطن کو خیرباد کہہ کر دیارِ مسیح میں دھونی رمانے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ ۱۹۳۳ء میں نجیب آباد سے ہجرت کر کے قادیان آئے اور پھر وہیں کے ہو رہے۔ قدرت کو یہی منظور تھا کہ وہ درویش بن کر رہیں اور اپنی زندگی دوسروں کو قرآن پڑھانے اور اسے حفظ کرانے میں گزاریں۔ چنانچہ پہلے مدرسہ احمدیہ میں اور پھر جامعہ احمدیہ میں حافظ کلاس کے معلم مقرر ہوئے اور آخر دم تک اس حیثیت سے پوری وفاداری کے ساتھ خدمات بجالاتے رہے۔ نہ صرف یہ کہ خود قرآن حفظ کیا بلکہ بیسیوں کو قرآن حفظ کرایا اور جن کو قرآن پڑھایا ان کی تعداد تو سینکڑوں سے کسی طرح کم نہیں۔ کیسی بابرکت ہے وہ زندگی جو تمام تر قرآن پڑھنے اور اسے حفظ کرنے میں اور پھر دوسروں کو پڑھانے اور انہیں حفظ کرانے میں گزری۔ حافظ صاحب مرحوم کے وہ شاگرد جنہیں انہوں نے قرآن مجید حفظ کرایا ان کی بہترین یادگار ہیں۔ وہ اس دنیا میں جب تک نمازِ تراویح میں قرآن سناتے رہیں گے محترم حافظ صاحب مرحوم کی روح کو بھی ثواب پہنچتا رہے گا جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کے لئے بلندیٔ درجات کا موجب بنتا چلا جائے گا۔ پھر انہیں جلسہ سالانہ اور اجتماع انصار اللہ کے مواقع پر بارہا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقاریر سے قبل قرآنِ مجید کی تلاوت کرنے کا اعزاز حاصل ہوا۔ اسی طرح سالہا سال مسجد مبارک میں نمازِ تراویح کے دوران قرآنِ مجید سنانے کا شرف بھی ملا۔

بالخصوص نمازِ تراویح میں قرآنِ مجید کا دور مکمل ہونے پر آخری رکعت کے رکوع اور سجود کے درمیانی وقفہ میں آپ قرآنی دعائیں اس درد و سوز سے پڑھا کرتے تھے کہ مقتدیوں پر تضرع اور ابتہال کی ناقابلِ بیان کیفیت طاری ہو جایا کرتی تھی۔ تضرع اور ابتہال کے یہ پُر کیف لمحات ہمیشہ یاد رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ محترم حافظ صاحب مرحوم کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اپنے خاص مقامِ قرب سے نوازے اور انکی اہلیہ صاحبہ محترمہ جو محترم محمد یامین صاحب تاجر کتب کی دختر ہیں اور ان کی اولاد (عزیز نفیس احمد اور عزیزہ امۃ الحی) جو انکی پہلی اہلیہ امۃ العزیز صاحبہ مرحومہ بنت محترم ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب دہلوی مرحوم کے بطن سے ہے ان سب کا دین و دنیا میں حافظ و ناصر اور کفیل ہو اور انہیں محترم حافظ صاحب مرحوم کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے سلسلہ کے ساتھ دلی طور پر وابستہ رہنے اور خدمتِ سلسلہ میں ہمیشہ ہی پیش پیش رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ٭

مجالس کی دوڑ اور شعبۂ تحریکِ جدید

شعبہ تحریک جدید کے سلسلہ میں مجالس ہائے خدام الاحمدیہ کی گزشتہ ماہ کیا کارگزاری رہی اور کیا نتائج مرتب ہوئے؟ اس مقصد کی خاطر جب گزشتہ ماہ کی رپورٹوں کا مطالعہ کیا گیا تو ہم اس نتیجہ پر پہنچے کہ مجالس اس سلسلہ میں میدانِ عمل میں تو نکل آئی ہیں لیکن بہت سی مجالس مقابلہ کی دوڑ میں شامل ہونے سے قبل تیاری کے لئے مزید وقت طلب کر رہی ہیں کیونکہ سارے کوائف ابھی تک وہ مکمل نہیں کر سکیں۔ تحریکِ جدید کا سال چونکہ نومبر میں شروع ہوتا ہے اور اس دفعہ ساتھ ہی رمضان المبارک شروع ہو گیا پھر عید اور جلسہ سالانہ کے سلسلہ میں خدام مصروف رہے اس لئے وعدہ جات کے حصول اور پھر وصولیوں پر پوری توجہ نہ دی جا سکتی تھی اس بناء پر ہم مجالس کے مطالبۂ مہلت کے آگے سرِ تسلیم خم کرتے ہیں۔ اب جنوری کا مہینہ مجالس کو کام کے لئے مل چکا ہے اور ہمیں امیدِ واثق ہے کہ مجالس اس اہم شعبہ کے تمام کوائف اکٹھے کر کے اپنی جنوری کی رپورٹوں میں ارسال کر دیں گی۔ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہم تمام مجالس کے عہدیداران کو خصوصاً اور ہر خادم کو عموماً مکرر یاد دلاتے ہیں کہ تحریکِ جدید کا مقصد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن یعنی اسلام کے احیاء اور اس کے فیوض و برکات ساری دنیا پر محیط کرنا ہے۔ مجالس ہر ممکن کوشش کریں کہ کوئی خادم اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے سے محروم نہ رہ جائے۔ اب نئے خدام دفتر سوم میں شامل ہوں گے۔ مجالس کو دفتر سوم کے مجاہدین کی تعداد بڑھانے کے لئے بھرپور کوشش کرنی چاہیئے۔ ہمارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بھی یہی پیغام ہے کہ امسال اس دفتر کے چندہ دہندگان کی تعداد تین ہزار سے پانچ ہزار ہو جانی چاہیئے۔ اس تعداد کو بہرحال خدام ہی نے پورا کرنا ہے۔ مجالس ہر ماہ دفتر سوم میں نئے شامل ہونے والوں کے کوائف بھی بھجوایا کریں۔ اس کے علاوہ دوسرے کوائف بھی مکمل ہونے چاہئیں۔ یعنی تحریکِ جدید میں کل کتنے خدام شامل ہیں۔ دفتر دوم میں کتنے اور دفتر سوم میں کتنے۔ ان دونوں دفاتر کے کل وعدہ جات کتنے ہیں اور وصولی کہاں تک ہو چکی ہے۔ نیز نہ شامل خدام کو شامل کرنے کے لئے کیا کوشش کی گئی۔ یہ سب کوائف تفصیل کے ساتھ ہر ماہ دفتر مرکزیہ میں موصول ہونے ضروری ہیں۔ اس سلسلہ میں جن مجالس کی کارکردگی نمایاں ہوگی ان کے نام ہم شائع کریں گے اور جو بڑی مجالس خاطر خواہ استعداد اور نتائج کا مظاہرہ نہیں کریں گی انہیں ابھارنے کی خاطر ہم ان کے نام بھی شائع کرنے سے گریز نہیں کریں گے امید ہے کہ مجالس ایک دوسرے سے بڑھنے کی ہر ممکن کوشش کریں گی۔ اللہ تعالیٰ ہمارے عزم و عمل میں برکت ڈالے اور بیش از پیش نتائج پیدا فرمائے۔ آمین ثم آمین ٭

(مہتمم تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ناظمین اطفال الاحمدیہ کی توجہ کے لئے

جملہ مجالس اطفال الاحمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اطفال الاحمدیہ کے چاروں مرکزی امتحانات (ستارہ اطفال۔ ہلال اطفال۔ قمر اطفال اور بدر اطفال) مورخہ ۳۰ ہجرت ۱۳۴۸ ہش بمطابق ۳۰ مئی ۱۹۶۹ء بروز جمعہ منعقد ہوں گے۔ انشاء اللہ العزیز۔

جملہ مربیانِ اطفال اور ناظمین اطفال سے درخواست ہے کہ وہ اطفال کو ابھی سے تیاری شروع کروا دیں اور کوشش فرمائیں کہ جملہ اطفال ان امتحانات میں ضرور شریک ہوں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

(سیکرٹری تعلیم مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

چندہ اطفال وقفِ جدید کی اہمیت

"وقفِ جدید کا مالی بوجھ اگر ہمارے بچے اور بچیاں جن کی عمر پندرہ سال سے کم ہے اٹھالیں تو جماعت کے ارفع مقام کا مظاہرہ بھی ہوگا کہ جماعت کے بچے بھی اس قسم کی قربانیاں دیتے ہیں کہ اس پوری تحریک (وقفِ جدید) کا مالی بوجھ انہوں نے اٹھا لیا ہے اور خود ان کے لئے بھی بڑے ثواب کا موجب ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے جو کام انہوں نے آئندہ کرنے ہیں اس کے لئے تربیت کا موقع بھی مل جائے گا۔ اس کی طرف جماعت نے اتنی توجہ نہیں دی جتنی دینی چاہیئے تھی۔"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

نائب سیکرٹریان و سیکرٹریانِ وقفِ جدید کو چاہیئے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مذکورہ ارشاد کی اہمیت کے پیشِ نظر اطفال۔ ناصرات اور سات سال سے کم عمر کے چھوٹے بچوں کی تعداد اور نئے سال کے وعدہ جات سے دفتر ہذا کو جلد مطلع فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

نوٹ:۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مندرجہ بالا ارشاد کا مفہوم یہ ہے کہ جہاں بالغان یعنی جماعت کے عام احباب وقفِ جدید کے لئے قربانی کر رہے ہیں وہاں بچوں کو بھی یہ عادت ڈالی جائے کہ وہ بھی اس مبارک تحریک میں حصہ لیں تاکہ دین کی خاطر ان کے اندر بھی کام کرنے کی روح پیدا ہو۔ یعنی بڑے آہستہ آہستہ اپنی قربانیوں کو بڑھاتے جائیں اور اطفال۔ ناصرات اور چھوٹے بچے آہستہ آہستہ دین کی خاطر قربانی کرنے کی عادت پیدا کر کے اپنے پاؤں پر خود کھڑے ہوں۔ وھو المراد۔

(ناظم مال وقفِ جدید)

ریاست جموں و کشمیر کے احمدی احباب سے

ضروری گذارش

از مکرم محمد اسد اللہ صاحب قریشی (مربی سلسلہ)

45

سلسلہ احمدیہ کی تاریخ محفوظ کرنا انتہائی ضروری امر ہے۔ اصحاب حضرات مسیح موعود علیہ السلام اور سلسلہ احمدیہ کے اولین بزرگوں کی تاریخ جن کی کوششوں سے احمدیت پھیلی، آج محفوظ نہ کی گئی تو سلسلہ کی تاریخ کا اولین اور اہم ترین حصہ ضائع ہونے کا اندیشہ ہے۔ ریاست جموں و کشمیر کے اطراف و اکناف سے اور دور دراز پہاڑی علاقوں اور دشوار گذار پہاڑی راستوں سے یہاں تک کہ ہفتوں پیدل چلکر بھی جو لوگ قادیان پہنچے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شناخت کر کے زیارت اور بیعت کا شرف حاصل کیا۔ ان کی قدر کرنا۔ ان کے حالات محفوظ کرنا ہمارا اور بعد کی نسلوں کا قومی فریضہ ہے۔ جماعتوں اور قوموں کی توسیع و ترقی کے لئے اخلاف کا اہم فریضہ ہے کہ اپنے اسلاف کو مردہ نہ ہونے دیں بلکہ انہیں زندہ رکھیں ان کا ذکر خیر کرتے رہیں اور ان کا نمونہ اپنائیں۔ اسی غرض سے "ریاست جموں و کشمیر کی احمدیت کی تاریخ" مرتب کرنے کا کام شروع کیا گیا ہے۔ جس کے لئے احباب کرام کا تعاون مطلوب ہے جہاں تک میں معلوم کر سکا ہوں۔ سوائے حضرت مولوی سرور شاہ صاحب رضی اللہ عنہ۔ حضرت راجہ عطا محمد خاں رضی پاڑی پورہ حضرت خلیفہ نور الدین جمونی رضی کے کسی ایسے بزرگ کے حالات سلسلہ کے اخبارات و کتب میں غالباً شائع نہیں ہوئے۔ جو ریاست جموں و کشمیر سے تعلق رکھتا ہو اور جن کی سرسری تعداد جو خاکسار کی تحقیقات سے معلوم ہوئی ہے۔ پچاس اور ساٹھ کے درمیان ہے۔ ذیل میں معلوم بزرگان کرام جموں و کشمیر کی فہرست درج ذیل کی جاتی ہے تاکہ احباب کرام مذکورہ تین بزرگوں کو مستثنیٰ کر کے باقی حضرات کے متعلق اپنے معلومات سے خاکسار کو آگاہ فرمائیں۔ کیونکہ ریاستی بزرگ قریباً سارے ہی اب وفات پا چکے ہیں موجودہ ناساعد سیاسی حالات میں ان کے حالات معلوم کرنے کا یہی ذریعہ ہے کہ بزرگوں کے پسماندگان اور لواحقین و متعلقین جسے جو کچھ معلوم ہو اس سے ہمیں بروقت آگاہ فرمائیں۔ مرحومین کے حالات جمع کرنے میں اس وقت بھی مشکلات پیش آ رہی ہیں۔ اس سے احباب اندازہ کر لیں کہ بعد میں کتنی مشکلات پیش آئیں گی۔ پس ضروری ہے کہ ہم مرحوم بزرگوں کے حالات اولین فرصت میں محفوظ کرا لیں۔ یہ بہترین موقعہ ہے۔ اس سے استفادہ کرنا چاہیئے ورنہ اصل ہم سے بڑی غفلت ہوئی ہے کہ آج تک ان کے حالات محفوظ نہیں کر سکے۔ معلوم ریاستی بزرگان کی فہرست درج ذیل ہے۔ پہلے ان اصحاب کے نام درج کرتے ہیں۔ جو تین سو تیرہ صحابہ میں شامل تھے۔

۱۶۴۔ حضرت خلیفہ نور الدین جمونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱۶۵۔ میاں اللہ دتا صاحب رضی جموں

۲۱۵۔ حضرت خواجہ جمال الدین رضی لاہور۔ حال جموں۔

۲۵۰۔ حضرت سید ناصر شاہ صاحب رضی اوڈیسر اوڑی کشمیر۔ (۲۵۸) حضرت مولوی حافظ محمد صاحب پھیرہ حال کشمیر (۲۷۳) حضرت میاں محمد دین صاحب جموں

پورا نام اسی طرح اسی ترتیب سے درج کئے گئے ہیں جس طرح زمانہ مسیح موعود علیہ السلام میں درج ہوئے ہیں (بحوالہ تاریخ احمدیت جلد دوم)

دیگر بزرگان کرام

۱۔ راجہ عطا محمد خاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ پاڑی پورہ (۲) مولوی سرور شاہ صاحب رضی گھنڈی مظفر آباد (۳) راجہ یار محمد خاں علاقہ کرنا کشمیر (۴) خلیفہ عبد الرحیم جموں (۵) حاجی عمر ڈار صاحب رضی آسنور کشمیر (۶) مولوی محمد ابراہیم آسنور (۷) محمد حسن جوہ آسنور (۸) الہ دتہ ملک آسنور (۹) مولوی غلام محمد آسنور (۱۰) مولوی حبیب اللہ رضی آسنور (۱۱) محمد مہر گاگرن رضی کشمیر (۱۲) میاں الدین گاگرن رضی کشمیر (۱۳) میر حبیب اللہ رضی گاگرن کشمیر (۱۴) محمد عبد الرحمان میر آسنور (۱۵) مولوی عبد اللہ شوپیاں۔ کشمیر

(۱۶) غلام رسول رضی اللہ تعالیٰ عنہ مانو (۱۷) محمد شعبان ریشی رضی آسنور (۱۸) مدد خاں صاحب رضی پاڑی پورہ کشمیر (۱۹) مولوی عبد الصمد صاحب رضی اونگام (۲۰) خلیل الرحمان رضی پنجہرلی کشمیر (۲۱) ملک غلام احمد رضی اونگام کشمیر (۲۲) فقیر محمد رضی آسنور (۲۳) امیر ریشی آسنور (۲۴) راجہ چیندر خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پاڑی پورہ (۲۵) مستری یعقوب علی رضی جموں (۲۶) ولی محمد صاحب رضی رشی نگر (کشمیر) (۲۷) محمد رمضان پڈر رشی نگر کشمیر (۲۸) عبد العزیز پڈر (کشمیر) (۲۹) غلام رسول ڈار آسنور (۳۰) سید سیف اللہ شاہ بیج بیارہ کشمیر (۳۱) خواجہ صابر جو صاحب (۳۲) مولوی عبد الرحمن (۳۳) عبد الرحیم صاحب سلواد پونچھ (کشمیر) (۳۴) میاں سالو صاحب پھیانا ہتر (۳۵) عبد الواحد صاحب رضی چاڑکوٹ (راجوری کشمیر) (۳۶) مولوی عطاء اللہ صاحب رضی (۳۷) قاضی محمد اکبر رضی پڈھانوں (راجوری کشمیر) (۳۸) قاضی اکبر دین رضی چاڑکوٹ (راجوری) (۳۹) چوہدری مہاں سنگھ رضی سنجوب تحصیل جموں (۴۰) مولوی محبوب عالم علاقہ کوٹلی (جموں کشمیر) (۴۱) قاضی فیروز الدین گوئی (پونچھ کشمیر) (۴۲) قاضی بہادر علی گوئی (کشمیر) (۴۳) عبد القادر رضی آسنور (۴۴) حضرت حاجی غفار رضی جو پاندی پورہ (۴۵) حاجی عبد اللہ رضی (۴۶) حاجی غلام احمد ملک رضی (۴۷) حاجی عبد الصمد رضی (۴۸) میاں غلام قادر صاحب چاڑکوٹ (راجوری) کشمیر (۴۹) سید محمد حسن شاہ گھنڈی مظفر آباد

یہ صرف ان ریاستی بزرگوں کے نام کی فہرست ہے جو ہمیں معلوم ہوئے ہیں بعض ایسے نام بھی ہیں جو ہنوز تحقیق طلب ہیں کہ آیا وہ بھی اصحاب میں شامل ہو سکتے ہیں یا نہ۔ بعض ایسے حضرات ہیں۔ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ہی بذریعہ خط بیعت کی مگر انہیں حضور کی زیارت کا موقعہ میسر نہیں آیا یہاں تک کہ حضور کی وفات ہو گئی۔ اسلئے ان معلوم بزرگوں کے علاوہ بھی اگر یقینی ذرائع سے کسی دوست کو کسی کا نام یا کام معلوم ہو تو وہ مطلع فرمائیں۔ یہ سلسلہ کا کام ہے۔ ایسے معاونین ضرور اجر کے مستحق ہیں جو سلسلہ کی تاریخ محفوظ کرنے میں کوشاں ہوں گے۔ آج کی غفلت اور لاپرواہی کی تلافی بعد میں مشکل ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(محمد اسد اللہ قریشی (مربی سلسلہ) مسجد احمدیہ کوٹلی۔ ضلع میرپور آزاد کشمیر)

خوشی کا پیغام

بچت کی بچت انعام کا انعام

۱۰ روپے والے انعامی بانڈ پر ۱۲۰ انعامات

۵ روپے والے انعامی بانڈ پر ۱۲۸ انعامات

دس روپے اور پانچ روپے والے انعامی بانڈ خرید کر ہر مہینہ خوشی کا پیغام لیجئے۔ انعامی بانڈ آپ کے لئے دوہری مسرت فراہم کرتا ہے

بچت کی بچت ——— انعام کا انعام

انعامی بانڈ

وطن کی ترقی اور حفاظت کے لئے

منظور شدہ بینکوں اور ڈاکخانوں سے دستیاب ہیں۔

بچت کیجئے وطن کی خدمت کیجئے

جاری کردہ: سنٹرل ڈاکٹریٹ نیشنل سیونگز ——— اسلام آباد

ORIENT

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اسلئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں۔ بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے (۳) وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل ۱۹۴۲۱

میں سیما عبدالماجد زوجہ شیخ عبدالماجد صاحب ایم اے قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر تقریباً ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جیکب آباد۔ ضلع جیکب آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۴۷-۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے :-

۱- حق مہر	۳۰۰۰ روپے
۲- زیور ۵ تولے ۵ ماشے مالیتی	۲۲۳۰ "
۳- گھریلو اشیاء مالیتی	۱۷۵۰ "
کل جائیداد	۶۹۸۰

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الاستفتاء:- سیما عبدالماجد بقلم خود

گواہ شد:- شیخ عبدالماجد ایم اے لیکچرار گورنمنٹ کالج جیکب آباد

گواہ شد:- عبدالرشید موصی اسسٹنٹ انجینئر واٹر اینڈ سینی ٹیشن ایجنسی راولپنڈی۔

مسل ۱۹۴۲۲

میں ولایت بیگم بیوہ شیخ عنایت اللہ صاحب قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۴۷-۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ نقد -/۳۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔

الاستفتاء:- ناصر خان بقلم خود کوچہ گل بادشاہ جی جہانگیر پورہ پشاور شہر ۱۹/۴۷-۶۸۔

گواہ شد:- منور احمد محمود محاسب جماعت احمدیہ پشاور وصیت ۱۷۲۹۴ ۱۹/۴۷-۶۸۔

پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الاستفتاء:- نشان انگوٹھا ولایت بیگم

گواہ شد:- ملک برکت علی امیر جماعت احمدیہ حافظ آباد

گواہ شد:- مولوی غلام احمد سیکرٹری مال حافظ آباد۔

مسل ۱۹۴۲۳

میں ناصر خان ولد محمد اکرم خان صاحب قوم افغان پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پشاور ضلع پشاور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم نبوک ۱۳۴۷ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ اور ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت -/۶۰ روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔

الاستفتاء:- صفورہ بیگم بقلم خود

گواہ شد:- ناصر احمد ناصر نائب سیکرٹری وصایا۔ جماعت احمدیہ کراچی۔

گواہ شد:- شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

مسل ۱۹۴۲۵

میں شمیم طاہرہ زوجہ محمد شفیع انور صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۴۲ ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۹/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر بذمہ خاوند	۱۰۲۰۰ روپے
۲- مشین سلائی مالیتی	۱۵۰ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا

گواہ شد:- محمد الطاف سیکرٹری اصلاح و ارشاد پشاور شہر وصیت ۳۱/۵ ۱۹/۴۷-۶۸

مسل ۱۹۲۲۴

میں صفورہ بیگم زوجہ محمد حسین صاحب قوم جنجوعہ پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی ۵/۷ ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۴۷-۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر بذمہ خاوند	۵۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الاستفتاء:- شمیم طاہرہ

گواہ شد:- محمد شفیع انور خاوند موصیہ محلہ دارالنصر غربی ربوہ

گواہ شد:- عبدالماجد دارالنصر غربی ربوہ

مسل ۱۹۴۲۶

میں شیخ عبدالقیوم ولد شیخ محمد اسماعیل صاحب مرحوم قوم شیخ و دھاون پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لائلپور ضلع لائلپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۴۷-۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- مکان رہائش مالیتی	۵۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

آمد کوئی نہیں تاہم تین روپے ماہوار داخل خزانہ کرتا رہوں گا۔ نیز میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الراقم:- شیخ عبدالقیوم پریذیڈنٹ حلقہ غلام محمد آباد مکان ۳۵۶/B لائلپور ۲۳/۴۷-۶۸

گواہ شد:- محمد صدیق محمود پریذیڈنٹ حلقہ طارق آباد لائلپور وصیت ۱۷۴۷۸ ۲۳/۴۷-۶۸

گواہ شد:- فضل الدین بنگوی سیکرٹری وصایا حلقہ غلام محمد آباد لائلپور۔ ۲۳/۴۷-۶۸۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

تحریک خاص لجنہ اماء اللہ کے وعدہ جات

(حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی)

۳

ذیل میں ان بہنوں کے نام درج کئے جاتے ہیں جنہوں نے دو سو سے زائد اور پانچ سو سے کم کے وعدہ جات کئے ہیں۔ بہنوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ادائیگی کے لئے چار سال کی میعاد ہے اس لئے اپنے وعدوں کو بڑھانے کی کوشش کریں۔ اور ہم سب کی متحدہ کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ سالانہ اجتماع تک ایک لاکھ روپے جمع ہو جائیں۔ لجنات تفصیلی وعدہ جات لے کر بھجوائیں یہ وہ وعدہ جات ہیں جو بہنوں نے جلسہ سالانہ کے موقع پر لکھوائے تھے۔

۱	صاحبزادہ امۃ الباسط بیگم صاحبہ	۳۰۰	روپے
۲	بیگم مرزا خلیل احمد صاحب	۲۰۰	روپے
۳	صاحبزادی امۃ المتین صاحبہ	۳۰۰	روپے
۴	امۃ اللطیف بنت خلیفہ صلاح الدین صاحب مرحوم	۲۰۰	روپے
۵	مسعودہ بیگم صاحبہ ربوہ	۲۰۰	روپے
۶	امۃ الحفیظ بیگم خلیفہ صلاح الدین صاحب مرحوم	۲۰۰	روپے
۷	نصیرہ نزہت صاحبہ مع بچگان	۴۰۰	روپے
۸	طیبہ صدیقہ بیگم خان مسعود احمد خان صاحب ربوہ	۲۵۰	روپے
۹	بیگم میر مشتاق احمد صاحب لاہور	۳۰۰	روپے
۱۰	مسز قریشی محمود احمد صاحب "	۲۰۰	روپے
۱۱	مسز رضیہ سمیع صاحبہ لاہور "	۳۰۰	روپے
۱۲	حنیفہ بیگم محمود الٰہی صاحب "	۴۰۰	روپے
۱۳	رابعہ بیگم عبدالحمید صاحب "	۴۰۰	روپے
۱۴	سیدہ بشریٰ بیگم سید سعید احمد "	۳۰۰	روپے
۱۵	اہلیہ عبدالغفور صاحب کڑک لاہور "	۴۰۰	روپے
۱۶	بیگم این ایم خان لاہور "	۴۰۰	روپے
۱۷	امۃ الحفیظ بیگم حاجی نصیر الحق صاحب "	۲۰۰	روپے
۱۸	رخشندہ بیگم بھٹی خالد صاحب "	۴۰۰	روپے
۱۹	مریم بیگم چوہدری سیف اللہ صاحب "	۴۰۰	روپے
۲۰	عطیہ بیگم ظفر محمود احمد صاحب "	۴۰۰	روپے
۲۱	بیگم چوہدری نقی صاحب "	۳۰۰	روپے
۲۲	حمیدہ بیگم اہلیہ محمد عظیم صاحب باجوہ "	۴۰۰	روپے
۲۳	صدیقہ بیگم احمد یار خان صاحب "	۲۰۰	روپے
۲۴	اہلیہ حکیم فضل الرحمٰن صاحب لاہور "	۴۰۰	روپے
۲۵	فرحت ہمشیرہ بی بی صاحب "	۴۰۰	روپے
۲۶	بنت حاجی محمد موسیٰ صاحب "	۳۰۰	روپے
۲۷	زینب اہلیہ عبدالعزیز صاحب "	۲۰۰	روپے
۲۸	منصورہ بیگم صاحبہ "	۲۴۰	روپے
۲۹	نعیمہ اہلیہ محمد ابراہیم صاحب لائل پور	۴۸۰	روپے
۳۰	نجمہ سلطانہ بنت شیخ محمد عبداللہ صاحب "	۲۰۰	روپے
۳۱	بلقیس اختر " "	۲۰۰	روپے
۳۲	حکمت سلطانہ اہلیہ وزیر ساہیوال ساہیوال	۴۰۰	روپے
۳۳	بیگم ڈاکٹر عطاء الرحمٰن ساہیوال "	۲۰۰	روپے
۳۴	بلقیس بیگم معرفت مسعود احمد صاحب باجوہ "	۲۰۰	روپے
۳۵	بیگم شریف احمد صاحب باجوہ شیخوپورہ	۲۰۰	روپے
۳۶	منصورہ بیگم اہلیہ عطاء الرحمٰن صاحب سرگودھا	۲۵۰	روپے
۳۷	کوثر پراچہ سرگودھا	۲۰۰	روپے

(باقی)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

صدر ایوب سے نوابزادہ نصر اللہ خاں کی بات چیت

ڈھاکہ ۱۱ فروری۔ مرکزی جمہوری مجلس عمل کے کنوینر نوابزادہ نصر اللہ خان نے کل ڈھاکہ کے ایوان صدر میں ۵ منٹ تک صدر ایوب سے ملاقات کی۔ نوابزادہ صاحب نے اپوزیشن لیڈروں سے صدر ایوب کے مجوزہ مذاکرات کے سلسلہ میں بعض معاملات کی وضاحت کے لئے صدر مملکت سے ملاقات کی تھی۔ یہ معاملات جمہوری مجلس عمل کے اس اجلاس میں اٹھائے گئے تھے جو کل صبح منعقد ہوا۔

اس موقع پر مرکزی وزیر اطلاعات و نشریات خواجہ شہاب الدین بھی موجود تھے۔ خواجہ صاحب نے بعد میں اخبار نویسوں کو بتایا کہ صدر ایوب اور نوابزادہ نصر اللہ خان نے جن امور پر بات چیت کی وہ ابتدائی نوعیت کے تھے۔

مجلس عمل کا اجلاس آج پھر ہوگا

ڈھاکہ ۱۱ فروری۔ مرکزی جمہوری مجلس عمل کا اجلاس کل صبح ۱۱ بجے نوابزادہ نصر اللہ کی زیر صدارت ہوا۔ صدر ایوب نے حزب مخالف کو آئینی مسائل پر بات چیت کی جو دعوت دی ہے اجلاس میں اس پر غور کیا گیا۔ نوابزادہ نصر اللہ خان نے کل صبح صدر ایوب سے بعض امور کی وضاحت کے سلسلہ میں ملاقات کی تھی۔ انہوں نے شام کے اجلاس میں ارکان کو اس سے آگاہ کیا۔ اجلاس آج پھر ہو رہا ہے۔ توقع ہے کہ اس میں کوئی فیصلہ کر لیا جائے گا۔

لاہور میں طلباء کا پرامن جلوس

لاہور ۱۱ فروری۔ لاہور میں مقامی کالجوں کے طلباء نے پرامن جلوس نکالے اور اپنے مطالبات کے حق میں مظاہرے کئے۔ طلبا کل صبح اولڈ یونیورسٹی کیمپس میں جمع ہو گئے جہاں سے ایک بڑا جلوس نکالا گیا۔ جو شاہراہ قائد اعظم سے گزرتا ہوا اسمبلی چیمبر پہنچا وہاں حزب اختلاف کے رہنماؤں خواجہ محمد صفدر اور مسٹر حمزہ نے طلباء سے خطاب کیا۔ بعد ازاں یہ جلوس گورنر ہاؤس کے سامنے مظاہرہ کرنے کے بعد یونیورسٹی کیمپس واپس آ گیا۔ جلوس میں شامل طلباء نے پاکستان کا قومی پرچم اور کتبے تھام رکھے تھے۔

صدر ایوب آج لاہور پہنچیں گے

لاہور ۱۱ فروری۔ صدر محمد ایوب خان آج منگل کے روز سہ پہر کو ڈھاکہ سے لاہور پہنچیں گے اور یہاں بائیس گھنٹے قیام کرنے کے بعد بدھ کو راولپنڈی چلے جائیں گے۔ باخبر سرکاری ذرائع نے بتایا ہے کہ صدر ایوب صوبائی دارالحکومت میں کسی تقریب میں شرکت نہیں کریں گے۔ وہ گورنر محمد موسیٰ اور دوسرے اصحاب سے مغربی پاکستان میں امن و امان کی صورت حال پر تبادلہ خیال کریں گے۔ وزیر خارجہ بھی آج ڈھاکہ سے واپس راولپنڈی پہنچ جائیں گے۔

ہلاک ہونے والے طلباء کے ورثاء کو معاوضہ

راولپنڈی ۱۱ فروری۔ صوبائی حکومت نے راولپنڈی میں پولیس کی فائرنگ سے ہلاک ہونے والے طالب علموں عبدالحمید اور انیس احمد کے خاندانوں کو معاوضہ ادا کر دیا ہے۔ وہ پچھلے سال نومبر میں پولیس کی فائرنگ سے ہلاک ہوئے تھے۔ کمشنر راولپنڈی ڈویژن مسٹر وجیہہ الدین احمد نے متوفی عبدالحمید (پولی ٹیکنیک انسٹی ٹیوٹ) کے والد عبدالرحیم اور انیس احمد (گورنمنٹ انٹرمیڈیٹ کالج) کے والد عزیز احمد کو پندرہ پندرہ ہزار روپے کے چیک پیش کر دیئے۔

بمبئی میں بلوائیوں پر فائرنگ

بمبئی ۱۱ فروری۔ بمبئی پولیس نے کل صبح تین جگہ مشتعل بلوائیوں پر گولی چلا دی۔ جس سے دو افراد ہلاک اور چھ زخمی ہو گئے۔ یہ لوگ کرفیو کی پابندیاں ختم ہونے کے بعد شہر میں لوٹ مار کر رہے تھے اور آگ لگا رہے تھے۔ بلوائیوں نے ایک مارکیٹ کئی ریلوے سٹیشنوں اور سرکاری دفاتر کو نذر آتش کر دیا۔ بمبئی میں کل بھی پولیس کی فائرنگ سے آٹھ افراد ہلاک اور چالیس زخمی ہوئے تھے۔ شہر میں کرفیو لگا دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ بنگال، بہار اور اتر پردیش میں انتخابات کے دوران نو افراد ہلاک اور ایک سو پینتیس زخمی ہو گئے۔

درخواست دعا

مکرم میاں محمد یوسف صاحب پشاوری تین چار ماہ سے بیمار ہیں بزرگان سلسلہ سے ان کی شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(نیاز قطب احمد بٹ پشاور)

حیاتِ اخروی پر ایمان ایک مومن کو حقیقی اطمینان اور امن سے ہمکنار کرتا ہے

اس کے طفیل وہ اپنی پیدائش پر ہی خوش نہیں ہوتا اپنی موت پر بھی خوش ہوتا ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ حیاتِ اخروی پر ایمان کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"امن کے قیام کا صرف یہی ذریعہ ہے کہ انسان اس حقیقت کو سمجھ لے کہ وہ دُنیا میں کیوں پیدا کیا گیا ہے۔ اور یہ حقیقت اس وقت تک سمجھ میں نہیں آسکتی جب تک محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیم انسان کے سامنے پیش نہ کی جائے۔ جب تک اللہ تعالےٰ کی رحمت کے نظارے اس کے سامنے نہ رکھ دیئے جائیں جب تک ہم اسے یہ یقین نہ دلا دیں کہ یہی دنیوی زندگی کا اصل مقصود نہیں بلکہ اصل زندگی وہ ہے جب وہ مرنے کے بعد اپنے رب کے سامنے پیش کیا جائے گا تو خدا اسے کہے گا کہ

فَادْخُلِي فِي عِبَادِي وَادْخُلِي جَنَّتِي۔

کہ اے میرے بندے میں نے تجھے بے انتہا انعامات دیئے ہیں۔ میں نے تیری روح ہمیشہ قائم رکھی ہے۔ بے شک تیری دنیوی زندگی ہزاروں مایوسیوں ہزاروں ناکامیوں اور ہزاروں بیماریوں کی آماجگاہ تھی۔ لیکن یاد رکھ کہ وہی تیری زندگی نہیں تھی بلکہ اصل زندگی وہ ہے جو اب تجھے دیتا ہوں۔ اور جو ہر قسم کی تکلیفوں اور ہر قسم کی ذلتوں اور ہر قسم کے تنزل سے محفوظ ہے آ اور میری جنت میں داخل ہو جا۔ جب یہ خیال کسی کے دل میں پیدا ہو جاتا ہے جب وہ سمجھتا ہے کہ میری زندگی عبث نہیں بلکہ یہ ایک اور عظیم الشان زندگی کا پیش خیمہ ہے اور اصل زندگی وہی ہے جو میری موت کے بعد شروع ہوگی تو اس وقت وہ اپنے دل میں حقیقی اطمینان اور حقیقی امن محسوس کرتا ہے اور اس وقت وہ صرف اپنی پیدائش پر ہی خوش نہیں ہوتا بلکہ وہ اپنی موت پر بھی خوش ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ موت اس لئے نہیں کہ مجھے تباہ کر دے بلکہ اس لئے ہے کہ وہ مجھے چھوٹی جگہ سے اٹھا کر ایک بلند مقام پر پہنچا دے۔ کیا تم نے کبھی دیکھا کہ کوئی شخص تحصیل دار سے ای اے سی ہو گیا ہو یا ڈپٹی کمشنر سے کمشنر ہو گیا ہو اور وہ بجائے خوش ہونے کے رونے لگ گیا ہو اسیطرح مومن اپنی موت پر روتا نہیں بلکہ خوش ہوتا ہے اور سمجھتا ہے کہ مجھے انعامات ملنے کا وقت آ گیا۔ لیکن جو شخص روتا ہے وہ اس لئے روتا ہے کہ اس نے زندگی محض دنیوی حیات کو سمجھ رکھا تھا اور اس نے دیکھا کہ اس زندگی کا بیشتر حصہ ناکامی اور بدمزگی میں گزر گیا اور اسے کچھ بھی لطف نہ آیا مگر جو شخص جانتا ہے کہ یہ دُنیا کی زندگی ایک امتحان کا کمرہ ہے وہ اس کمرے سے نکلتے وقت خوشی محسوس کرتا ہے۔ جس طرح وہ لڑکا جو اچھے پرچے کر کے آتا ہے خوش ہوتا ہے۔ اسیطرح مومن جب دنیا کے امتحان کے کمرہ سے اچھے پرچے کر کے نکلتا ہے تو وہ خوش ہوتا ہے اور کہتا ہے ایک رحیم ہستی میرے سامنے ہے جس نے مجھ سے بے انتہا انعامات کا وعدہ کیا ہوا ہے۔ اب میں اس کے پاس جاؤں گا اور اس سے انعام لوں گا۔ جیسے یونیورسٹی کی ڈگریاں لینے کے لئے جب طالب علم جاتے ہیں تو وہ بھڑکیلے لباس اور گاؤن وغیرہ پہن کر جاتے ہیں۔ اسیطرح وہ مومن جو اللہ تعالےٰ کی رحمت اور اس کے عظیم الشان فضلوں پر ایمان رکھتا ہے۔ جب مرنے لگتا ہے تو اس کا دل خوشی سے اچھل رہا ہوتا ہے اور وہ کہتا ہے میں اپنے رب کے پاس ڈگری لینے چلا ہوں میں اپنے رب سے انعام لینے چلا ہوں۔ جب تک یہ امید انسان کے دل میں پیدا نہیں ہوتی۔ اس وقت تک اسے حقیقی راحت میسر نہیں آسکتی"۔

(تفسیر کبیر سورۃ المومنون صفحہ ۱۳۳۹ جلد ۴)

ضروری گزارش

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

گذشتہ کئی ماہ سے عام طور پر ربوہ میں بیماریوں میں کافی اضافہ ہوا ہے جس کی وجہ سے غریب اور نادار مریضان کے علاج پر ادویہ کے اخراجات کافی بڑھ گئے ہیں اور اس کے مقابل احباب جماعت کی طرف سے صدقات کی رقوم کی آمد کم ہے۔ ایسا نہ ہو کہ صدقات کی آمد کی کمی کی وجہ سے اس کار خیر کو بند کرنا پڑے لہذا خاکسار احباب جماعت کی خدمت میں درخواست کرتا ہے کہ زیادہ سے زیادہ صدقات کی رقوم اپنے ان غریب اور نادار بھائیوں کے علاج کے لئے جو علاج کی استطاعت نہیں رکھتے بھجوائیں

امید ہے احباب اس طرف خاص توجہ فرمائیں گے اس موقع پر خاکسار تمام احباب جماعت کی خدمت میں گزارش کرتا ہے کہ جو دوست صدقات کی رقوم بھجواتے رہتے ہیں ان کو اپنی دعاؤں میں خاص طور پر التزام سے یاد رکھیں۔

خاکسار بھی اللہ تعالےٰ کی توفیق سے اپنے تمام دوستوں کے لئے التزام کے ساتھ دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کے صدقات قبول فرماتے ہوئے ان کو ہر تکلیف اور شر سے محفوظ رکھے۔ ان کی بیماریوں اور دوسری تکالیف کو اپنے فضل سے دُور فرمائے۔ آمین۔

(خاکسار ڈاکٹر مرزا منور احمد)

دارالضیافت کے لئے ماہر باورچی کی ضرورت

دارالضیافت میں ایسے باورچی کی ضرورت ہے جو ہر قسم کے کھانے عمدہ پکانے کی اچھی مہارت رکھتا ہو۔ مرکز سلسلہ میں اپنے بچوں کی دینی تربیت کی خاطر اس آسامی پر ملازمت کے خواہشمند احمدی باورچی اپنی درخواستیں اپنی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق کے ساتھ مورخہ ۳/۶۹ تک انسپکٹر دارالضیافت ربوہ ضلع جھنگ کے نام بھجوائیں۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جاوے گی درخواست میں مندرجہ ذیل کوائف بھی نوٹ کئے جاویں۔ (۱) عمر (۲) تجربہ (۳) کم از کم تنخواہ مطلوبہ۔

(انسپکٹر دارالضیافت ربوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی فضل عمر ہوسٹل میں تشریف آوری

فضل عمر ہوسٹل کے سالانہ انڈور گیمز کا افتتاح

ربوہ۔ ۱۱ فروری ۱۹۶۹ء کو ساڑھے پانچ بجے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز تعلیم الاسلام کالج کے فضل عمر ہوسٹل میں تشریف لائے آپ نے ہوسٹل کا معائنہ فرمایا اس کے بعد کامن روم میں تشریف لائے اور بعض عہدہ داران اور طلبائے ہوسٹل کو اپنے ساتھ ٹیبل ٹینس کھیلنے کا شرف بخشا اس طرح حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دست مبارک سے ہوسٹل کے سالانہ انڈور کھیلوں کے ٹورنامنٹ کا افتتاح فرمایا۔ کھیل سے فارغ ہو کر حضور ایدہ اللہ نے ہوسٹل کے تمام لڑکوں کو شرف مصافحہ بھی بخشا اور فرداً فرداً طلباء کے حالات دریافت فرمائے

(سیکرٹری کامن روم فضل عمر ہوسٹل)

درخواستِ دُعا

میرے بہنوئی مکرم بشیر الحق صاحب جو کہ مکرم حاجی نصیر الحق صاحب کے فرزند ہیں لمبے عرصے شدید بیمار ہیں۔ احباب درد دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ انہیں اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور عمر دراز سے نوازے۔ آمین۔

شیخ نور الحق

ایم۔ این۔ سنڈیکیٹ۔ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴